سلسلۂ مطبوعات
(۳)

منتخب دعائیں اور ان کا اعجازی پہلو

تعلیم دعا

اعجاز نبوی کا آئینہ

(مولینا) سید ابوالحسن علی ندوی

دارالاشاعت انجمن تعلیم اسلامی
شارع عدلیہ، حیدرآباد سندھ

متاع کارواں
از سید ابوالاعلیٰ مودودی
ایک قیمتی غیر مطبوعہ مضمون
قیمت: ایک روپیہ ۵ پیسے

نیا قرآنی قاعدہ
از مولینا عبدالستار ہاشمی
اردو داں بچوں اور بالغوں کیلئے
تعلیم قرآن کا نیا اسلوب
قیمت ایک روپیہ

دعوت الی اللہ
تاریخ کے آئینہ میں
(جدہ ریڈیو سے اردو نشری تقاریر کا مجموعہ)
انبیاء علیہم السلام سے دور حاضر تک
از وصی مظہر ندوی
دیباچہ از مولینا ماہر القادری
ناشر: مکتبہ صلائے عام جیل روڈ حیدرآباد سندھ
قیمت چار روپیہ ۵ پیسے

مذہب اور تمدن
از (مولینا) سید ابوالحسن علی ندوی
زیر طبع

تعلیم عربی
عربی قواعد و انشاء کی تعلیم کا
مکمل ۴ حصے نیا اسلوب
زیر طبع
سید وصی مظہر ندوی

دارالاشاعت انجمن تعلیم اسلامی
شارع عدلیہ حیدرآباد سندھ

www.abulhasanalinadwi.org

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیارِ حرم کے روحانی اور اخلاقی فیوض و برکات تو اپنی جگہ مسلم ہیں ہی۔ لیکن اس سرزمینِ خیر و برکت کے مادی اور محسوس فوائد بھی کم نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے انہی فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ لیشہدوا منافع لہم۔ "تاکہ وہ اپنے منافع کا مشاہدہ کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ میں جب بیت اللہ کی زیارت کی سعادت عطا فرمائی تو استاذِ محترم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالیٰ سے ملاقات اور ان کے فیضِ صحبت سے استفادے کا موقعہ ملا ورنہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پاسپورٹ اور ویزا کی جو خلیجیں حائل ہیں ان کے باعث مجھ جیسے "معتوبانِ اقتدار" کے لئے تو ہندوستان کا سفر ناممکن ہی بنا دیا گیا ہے

مکہ معظمہ کے بعد جب دیارِ حبیب میں ایک بار پھر استادِ محترم کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا تو بے اختیار یہ درخواست کر بیٹھا کہ "دارالاشاعت انجمن تعلیم اسلامی" کو (جو ابھی تاسیس کے مرحلے میں ہونے کے باعث خصوصی سرپرستی کا محتاج ہے) اپنا کوئی مقالہ یا کتاب شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ استاذِ محترم نے یہ درخواست بڑی مسرت کے ساتھ قبول فرمائی اور دو کتابوں کی اشاعت کی اجازت

تعداد اشاعت ۶۰۰۰
قیمت ۱/۵۰
مقام مطبوعہ .. .. ایجوکیشنل پریس۔ کراچی

فون نمبر ۲۲۳۱۸

www.abulhasanalinadwi.org

عطا فرمائی۔ جن میں سے ایک مقالہ اِس وقت آپ کی خدمت میں ہے۔

یہ مقالہ اس سے قبل ملک کے مشہور ادبی و دینی مجلے "فاران" کے سیرت نمبر میں شائع ہوا تھا میں جناب ماہر القادری صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے خصوصی زحمت فرما کر پرانے فائل سے یہ مقالہ عنایت فرمایا۔

اس مقالے میں استاذِ محترم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی) کے ایک ایسے اعجاز اور دلیل نبوت پر گفتگو فرمائی ہے جس کی طرف اس پہلو سے اب تک بہت کم توجہ دی گئی تھی اور وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے انسان کو دعا کی اہمیت بتائی۔ دعا کے آداب سکھائے۔ دعا کی لذت سے آشنا کیا اور دین و دنیا کی ہر بھلائی کو مانگنے کی بہترین اور جامع دعائیں سکھائیں۔ یہ تعلیم وتلقین بجائے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اعجاز اور آپ کی نبوت کے بے شمار دلائل میں سے ایک روشن ترین دلیل ہے۔

"دارالاشاعت انجمن تعلیم اسلامی" اس مقالے کی اشاعت کو اپنے لئے باعث افتخار تصور کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس مقالہ سے زیادہ سے زیادہ خلق خدا کو استفادے کی توفیق دے اور دارالاشاعت کے کارکنوں کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

وصی مظہر ندوی

۹ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

تعلیمِ دُعا (اعجاز نبوی کا آئینہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں جو کمالات جمع تھے ان کو ۲ دو شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱ عبدیت کاملہ ۲ و نبوتِ جامعہ

عبدیت کا ظہور اور نتیجہ دعا ہے اور نبوت کا مظہر دعوت ہے یہ دونوں سیرت محمدیؐ کے اہم اور نمایاں عنوان اور اس صحیفہ اعجاز کے ۲ دو مستقل باب ہیں دعوت پر سیرتِ محمدیؐ کے ہر طالب علم اور ہر مصنف کی نظر پڑتی ہے۔ اس کی تفصیلات سے کتابیں لبریز ہیں اور اس کے آثار و نتائج تمام دنیا میں درخشاں و تاباں ہیں۔ دعوت جلوت کی چیز ہے۔ اس لئے سب کو بے پردہ و بے نقاب نظر آئی۔ لیکن (میری کوتاہ نظر میں) اس حقیقت پر بہت کم لوگوں کی نظر پڑی کہ دعا کو سیرتِ نبوی میں کیا مقام حاصل ہے۔ اور خود دعوتِ نبویؐ کی تاثیر و تسخیر میں اسکا کتنا بڑا حصّہ ہے۔ اور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبدیت کے اس شعبہ کو عروج و ترقی کی کس حد تک پہنچایا۔ کس طرح آپؐ نے اس شعبہ کا (جو عبدیت و عبادت کے تمام شعبوں اور مظاہر کی طرح مردہ و افسردہ ہو چکا تھا) احیاء اور اس کی تجدید فرمائی پھر اس کی تکمیل اور تعمیم فرما کر دنیا سے تشریف لے گئے۔

جن لوگوں کی مذاہب و عقائد کی تاریخ پر گہری اور تفصیلی نظر ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس دور میں جو جاہلیت کے نام سے موسوم ہے عبد و معبود کے تعلق

www.abulhasanalinadwi.org

میں اتنا اضمحلال پیدا ہو گیا تھا کہ دعا کا سرچشمہ (جو یقین اور محبّت و خوف کے بغیر جاری نہیں ہو سکتا) اندر ہی اندر خشک ہو گیا تھا۔ عبد اپنے معبود کے متعلق اتنی غلط فہمیوں اور اتنی جہالتوں کا شکار تھا کہ اس کے اندر دعا کا جذبہ اور تقاضہ پیدا ہونا ہی مشکل تھا۔ دعا کے لئے اس ہستی کے یقین کی ضرورت ہے جس سے دعا کی جائے پھر اس یقین کی کہ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے۔ اور دینے کے لئے اس کے پاس سب کچھ ہے۔ پھر اس یقین کی کہ اس کے در کے سوا کوئی اور در نہیں۔ پھر اس یقین کی کہ وہ خود بھی دینا چاہتا ہے۔ اور محبّت و رحمت، بخشش و عطاء اور احسان و انعام اس کی خاص صفت ہے۔ اور کوئی لے کر اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا وہ دے کر خوش ہوتا ہے۔ پھر اس یقین کی کہ مخلوق محتاج محض اور سرتاپا کشکول گدائی ہے پھر اس یقین کی کہ وہ معبود اپنی ہر مخلوق سے دنیا کی ہر چیز سے۔ یہاں تک کہ اس شہ رگ ——— سے زیادہ قریب ہے۔ وہ ہر ایک کی سنتا ہے اور ہر ایک کی ہر حال میں مدد کر سکتا ہے۔

جاہلیت کی تاریخ پر نظر ڈالئے ان میں سے ہر یقین کتنا نایاب اور مضمحل ہو چکا تھا۔ اور ان حقائق میں سے ہر حقیقت کے بارے میں کتنے شبہات و حجابات اور کتنے توہمات اور مغالطے پیدا ہو چکے تھے۔ یونانی فلسفہ کو "واجب الوجود" یا "مبداءِ اوّل" کی صفات سے جتنا گریز و انکار اور صفات کی نفی اور مجرد و بلا صفت ذات کے اثبات پر جتنا اصرار تھا۔ اس کے بعد اس کے حلقۂ اثر میں دعا و التجا کا کیا امکان باقی رہ جاتا تھا! جس ذات کے متعلق کسی صفت کا علم نہیں بلکہ اس سے ہر صفتِ کمال کی نفی کی جا رہی ہے اس سے سوال کرنے کا اور مدد چاہنے کے کیا

معنی ہو سکتے ہیں؟ جس کو کارخانۂ قدرت میں کوئی دخل نہیں۔ جو "عقل اوّل" کو پیدا کر کے "معطل" ہو گیا۔ جس "واحد" سے ایک ہی "واحد" کا صدور ہو سکتا ہے[1] — اور وہ ہو چکا۔ اس کے ہر دم اور ہر آن نئے نئے افعال و احکام کے صدور کی توقع کب حق بجانب ہو سکتی ہے۔؟

اس کے مقابلے میں مشرکانہ جاہلیت اور "وثنیت" نے صفات الٰہیہ میں سے تقریباً ہر صفت کو کسی نہ کسی مخلوق کی طرف منسوب کر رکھا تھا۔ کوئی احیاء پر قادر تھا۔ کسی کے ہاتھ میں رزق تھا۔ کسی کا علم محیط و ہمہ گیر تھا۔ اور ہر غیب اس کے لئے "شہود" تھا کسی کے لئے زمان و مکان کے حجابات اٹھ چکے تھے اور وہ اپنے پرستاروں کی ہر جگہ اور بیک وقت سب کی مدد کر سکتا تھا اور ہر جگہ پہنچ سکتا تھا۔ وقس علیٰ ھذا۔ ایسی حالت میں "اِلٰہ واحد" کی طرف رجوع کرنے اور اس کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کا کیا امکان تھا۔ خصوصاً جب کہ وہ نظر سے اوجھل ہو اور مقامی اِلٰہ نظر کے سامنے اور دسترس کے اندر ہو اسی کے ساتھ اس کو بھی ذہن میں رکھئے کہ جاہلیت کے اس دور میں صفات و افعالِ الٰہیہ کا ذکر و تذکرہ بھی مفقود اور ان کا علم صحیح تقریباً معدوم ہو چکا تھا اور "آلہ کثیرہ" کی کارفرمائیوں اور کارسازیوں کی داستانوں سے مجلسیں معمور اور قلب و دماغ مسحور تھے ایسی حالت میں وہ "ذہنی کیفیت" بالکل قدرتی اور طبعی تھی جس کا قرآن مجید نے نقشہ کھینچا ہے کہ:-

---

[1] یہ سب یونانی فلسفہ کے عقائد و مسلمات ہیں۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (الزمر)

ترجمہ

اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل بے زار ہو جاتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ھیں۔

بہرحال یونانی فلسفہ نے (اس مسلک کی بنا پر جو اس نے صفات کے بارے میں اختیار کیا تھا) دعا والتجا کا دروازہ ہی بند کر دیا تھا اور مشرکانہ جاہلت نے (صفات الٰہیہ کو مخلوقات کی طرف منسوب کرکے) دعا و التجاء کا رُخ خدا سے موڑ کر بندوں کی طرف تبدیل کر دیا تھا۔ دونوں کا مجموعی نتیجہ یہ تھا کہ براہ راست خدا سے طلب وسوال اور دعا والتجا کا رواج ہی تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ زمانہ بعثت میں پورے پورے ملک اور وسیع علاقوں میں ایسے چند آدمی بھی ملنے مشکل تھے جن کو خدا سے دعا کرنے کی عادت اور اس کا سلیقہ ہو۔ اور جو اس سے تسکین حاصل کرتے ہوں اور اسی کی دعوت دیتے ہوں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ارواحنا ونفوسنا فداہٗ) نے محروم و مجوب انسانیت کو دوبارہ دعا کی دولت عطا فرمائی اور بندوں کو خدا سے ہم کلام کر دیا۔ اور دعا کی کیا دولت عطا فرمائی۔ بندگی کی بلکہ زندگی کی لذت عزت عطا فرمائی اس مطرود انسانیت کو پھر اذن باریابی ملا اور آدم کا بھاگا ہوا فرزند پھر اپنے خالق

و مالک کے آستانے کی طرف یہ کہتا ہوا واپس ہوا۔

دعا سے محرومی کا ایک بڑا سبب جاہلیت کا یہ غلط تخیل تھا کہ خدا ہم سے بہت دور ہے ہماری آواز وہاں کہاں پہنچ سکتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان فرمایا اور یہ مشورہ سنایا کہ :-

وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ البقرہ آیت ۱۸۶

ترجمہ

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو (کہدیجئے کہ) میں نزدیک ہوں جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں۔

دوسرا یہ غلط عقیدہ تھا کہ خدا کے سوا کوئی اور بھی نفع وضرر کا مالک اور انسانوں کی امداد و اعانت پر قادر ہے۔ اس عقیدے نے دعا و استعانت کو "حقیقی نافع وضار" سے ہٹا کر خیالی معاونوں اور دادرسوں کی طرف متوجہ کر دیا تھا اور عالم کا عالم شرک و بت پرستی کا شکار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری قوت اور وضاحت کے ساتھ اس فرمان کا اعلان کیا جس میں آپ ہی کو خطاب کیا۔

قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَا اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ

ترجمہ

کہدو اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو (سن لو) اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں اُن کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں اللہ کی عبادت

www.abulhasanalinadwi.org

يَتَوَفّٰكُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (یونس۔ع ۱۱)

کرتا ہوں۔ جو تمہیں موت دیتا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ ایمان والوں میں رہوں۔ اور یہ بھی کہ یکسو ہوکر دین کی طرف رخ کیے رہو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو نہ پکارو جو نہ تمہارا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچاتا ہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر آپؐ نے صرف اسی کو واضح نہیں کیا کہ بندہ اپنے مالک سے دعا کر سکتا ہے اور وہ اس کی سنتا ہے اور اس کی مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ آپؐ نے ثابت کیا کہ خدا کو دعا مطلوب ہے اور وہ اس سے خوش اور راضی ہوتا ہے بلکہ دعا نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے۔ دعا بندگی کا نہایت واضح اور موثر مظاہرہ اور عدم دعا

بندگی سے گریز اور استکبار و سرکشی کی علامت ہے۔ آپؐ کے اس اعلان نے دعا کا پایہ کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ اور اس کو بندگی کے فعل اضطراری کے درجہ سے اعلیٰ عبادت اور قرب کے مقام تک پہنچا دیا۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ (المؤمنون ۶۶)

ترجمہ

اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا نہ کرنا محض محرومی کا باعث نہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی باعث ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں۔

مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔

جو اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

پھر آپؐ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ دعا کو مغز عبادت قرار دیا ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ دعا کو رحمت و برکت کے دروازے کی کلید قرار دیا گیا۔

مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

جس کیلئے دعا کا دروازہ کھل گیا۔ اس کیلئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

اسطرح دعا کا شعبہ جس کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں رہی تھی عبادات اور معابد بھی اس کے نور سے خالی ہو چکے تھے۔ اور جاہلیت کے سالکین و مرتاض اور عبادوزہاد بھی اس دولت سے محروم تھے۔ دوبارہ زندہ اور تازہ ہوا اور یہ دولت اتنی عام

www.abulhasanalinadwi.org

ہوئی کہ ع
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی !

نبوت محمدیؐ کی تجدید اور اس کا عمل تکمیل اسی پر ختم نہیں ہوتا۔ آپؐ نے ہمیں دعا کرنا بھی سکھایا۔ آپؐ نے انسانیت کے خزانے کو اور دنیا کے ادب کو دعاؤں کے ان جواہرات سے مالامال کیا جن کی نظیر اپنی آبداری و درخشانی میں صحفِ سماوی کے بعد مل نہیں سکتی۔ آپؐ نے اپنے مالک سے ان الفاظ میں دعا کی جن سے زیادہ موثر اور بلیغ الفاظ جن سے زیادہ موزوں و مناسب الفاظ انسان لا نہیں سکتا۔ یہ دعائیں مستقل معجزات اور دلائل نبوت ہیں۔ ان کے الفاظ شہادت دیتے ہیں کہ یہ ایک پیغمبر ہی کی زبان سے نکلے ہیں۔ ان میں نبوت کا نور ہے۔ پیغمبر کا یقین ہے "عبد کامل" کا نیاز ہے۔ محبوب رب العالمین کا اعتماد و ناز ہے۔ فطرتِ نبوت کی معصومیت و سادگی ہے دل دردمند و قلبِ مضطر کی بے تکلفی و بے ساختگی ہے۔ صاحب غرض و حاجت مند[1] کا اصرار و اضطرار بھی ہے۔ اور بارگاہِ الوہیت کے ادب شناس کی احتیاط بھی۔ دل کی جراحت اور درد کی کسک بھی ہے اور چارہ ساز کی چارہ سازی اور دل نوازی کا یقین و سرور بھی درد کا اظہار بھی ہے اور اس حقیقت کا اعلان بھی کہ ع

درد ہا داری و درمانی ہنوز !

یہ دعائیں اپنی روحانی و معنوی قدر و قیمت کے علاوہ اعلیٰ ادبی قدر و قیمت کی حامل ہیں اور دنیا کے ادبی ذخیرے کے وہ نوادر اور شہ پارے ہیں جن کی نظیر انسانی لٹریچر میں نہیں مل سکتی۔ بہت سے ناقدین ادب نے نجی خطوط کو اس وجہ سے

[1] یہ غرض اور حاجت اگر اپنے مالک اور آقا سے ہو تو اس میں مقام نبوت کیلئے کوئی سوءِ ادب نہیں بلکہ فخر و مباہات ہے۔

ادب میں اعلیٰ مقام دیا ہے کہ وہ بے ساختہ اور تکلفات سے دور ہوتے ہیں اور ان میں دلی جذبات کی بے تکلف ترجمانی ہوتی ہے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ ع
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

ادب کی ایک صنف اور بھی ہے۔ جس میں خطوط سے زیادہ بے تکلفی اور بے ساختگی پائی جاتی ہے۔ جس میں سارے حجابات اور اصطلاحات اٹھ جاتے ہیں جس میں صاحبِ کمال اپنا دل کھول کر رکھ دیتا ہے اور اس کی زبان اس کے دل کی حقیقی ترجمان بن جاتی ہے۔ جب متکلم داد و تحسین سے بے پرواہ ہوتا ہے سامعین کی خاطر بات نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کے تقاضے سے گویا ہوتا ہے۔ ادب عالی کی یہ صنف " دعا و مناجات " ہے۔

ادب کا ایک اہم عنصر (جس کو اکثر ناقدینِ فن نے نظر انداز کیا ہے اور جو ادب میں حقیقی روح اور طاقت پیدا کرتا ہے اور اس کو بقائے دوام بخشتا ہے صداقت اور خلوص ہے اس عنصر کی جیسی نمود دعا و مناجات میں پائی جاتی ہے ادب کی کسی اور صنف میں نہیں پائی جا سکتی۔ پھر جب صاحبِ دعا صاحب درد بھی ہو اور اس کو اپنے دردِ دل کے اظہار پر اعلیٰ درجہ کی قدرت بھی ہو تو پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے لفظ ادب کا معجزہ بن جاتے ہیں اور وہ الفاظ نہیں ہوتے بلکہ دل کے ٹکڑے اور آنکھوں کے آنسو ہوتے ہیں اور وہ صدیوں تک ہزاروں انسانوں کو تڑپاتے رہتے ہیں۔ پھر جب ان مطالب کو ادا کرنے والی زبان وہ ہو جو وحی کی گزرگاہ اور فصاحت و بلاغت کی شاہراہ ہے تو پھر ان کی تاثیر و اعجاز کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

حدیث و سیرت کے دفتر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دعائیں منقول ہیں ان پر نظر ڈالئے کیا کوئی بڑے سے بڑا ادیب اپنی بے بسی و کمزوری کا نقشہ کھینچنے کے لئے اپنا فقر واحتیاج بیان کرنے کیلئے اور دریائے رحمت کو جوش میں لانے کے لئے اس سے زیادہ موثر اس سے زیادہ دل آویز اور اس سے زیادہ جامع الفاظ لا سکتا ہے۔ ایک بار سفرِ طائف کا نقشہ سامنے لائیے اور مسافر طائف کے شکستہ دل اور خون آلود پاؤں پر نظر ڈالئے پھر غربت و مظلومیت کی اس فضا میں ان الفاظ کو پڑھئے :۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ رَبَّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى بَعِيْدٍ يَّتَجَهَّمُنِيْ اَوْ اِلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ بِكَ عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ هِيَ اَوْسَعُ لِيْ۔ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَ صَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَ

ترجمہ :- الٰہی اپنی کمزوری، بے سروسامانی اور لوگوں کی تحقیر کی بابت تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ درماندہ عاجزوں کا مالک تو ہی ہے اور میرا مالک بھی تو ہی ہے مجھے کس کے سپرد کیا جاتا ہے۔ کیا بیگانہ ترش رو کے یا اس دشمن کے جسکو تونے میرے بارے میں بااختیار بنادیا ہے۔ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں تو مجھے اس کی کچھ پروا نہیں۔ لیکن تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے میں تیری

الْاٰخِرَةِ مِنْ اَنْ يَّحِلَّ بِيْ غَضَبُكَ اَوْ يَنْزِلَ عَلَيَّ سُخْطُكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔ [1]

ذات کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے سب تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں اور دنیا و دین کے کام اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس بات سے کہ تیرا غضب مجھ پر اترے یا تیری ناراضامندی مجھ پر وارد ہو مجھے تیری ہی رضامندی اور خوشنودی درکار ہے اور نیکی کرنے یا بدی سے بچنے کی طاقت مجھے تیری ہی طرف سے ملتی ہے۔

کیا کبھی جب آپ کو ایسا وقت پیش آئے اور آپ کے دل کی کیفیت بھی یہی ہو تو آپ ان سے بہتر اور ان سے زیادہ موثر الفاظ لا سکتے ہیں یا آپ کو دنیا کے ادبی ذخیرے میں اپنے دل کی ترجمانی کیلئے اس سے بہتر الفاظ مل سکتے ہیں

اسی طرح میدانِ عرفات کا تصور کیجئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کفن بردوش انسانوں کا مجمع ہے۔ لبیک کی صداؤں اور حجاج کی دعاؤں سے فضا گونج رہی ہے خدا کی شان بے نیازی اور عظمت و جبروت کا نقشہ سامنے ہے۔ انسانوں کے اس جنگل میں ایک برہنہ سر احرام پوش ایسا بھی ہے (فداہ ابی وامی) جس کے کاندھوں پر ساری انسانیت کا بار ہے۔ جو ہر دیکھنے والے سے زیادہ خدا کی عظمت و جلال کا مشاہدہ کر رہا ہے اور ہر جاننے والے سے زیادہ انسان کی درماندگی بے حقیقتی اور بے بسی سے واقف ہے اس پر تاثیر اور پرہیبت فضا میں اس کی آواز

www.abulhasanalinadwi.org

بلند ہوتی ہے اور سننے والے سنتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ
وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ
وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ
شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ
الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ
الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ
بِذَنْبِه، اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ
اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ
اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ
دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ
وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ

ترجمہ:- اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ میں مصیبت زدہ ہوں۔ محتاج ہوں۔ فریادی ہوں۔ پناہ جو ہوں۔ پریشان ہوں۔ ہراساں ہوں۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں۔ اعتراف کرنے والا ہوں۔ تیرے آگے سوال کرتا ہوں۔ جیسے بیکس سوال کرتے ہیں۔ تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل و خوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے طلب کرتا ہوں جیسے خوفزدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے۔ اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہو اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور

لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ ،
اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا
وَكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ
وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ [1]

اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو اے اللہ تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہو جا۔ اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر اے سب دینے والوں سے اچھے۔!

کیا خدا کی عظمت و کبریائی اور اپنی ناتوانی و بے نوائی۔ فقر و احتیاج، عجز و مسکنت کے اظہار و اقرار کیلئے اور رحمتِ خداوندی کو جنبش میں لانے کیلئے ان سے زیادہ پُرتاثیر، پُرخلوص اور دل نشین الفاظ انسانی کلام میں مل سکتے ہیں اور اپنی دل کی کیفیت اور عجز و مسکنت کا نقشہ الفاظ میں اس سے بہتر کھینچا جا سکتا ہے؟ یہ الفاظ تو دریائے رحمت میں تلاطم پیدا کر دینے کیلئے کافی ہیں۔ آج بھی ان لفظوں کو ادا کرتے ہوئے دل امنڈ آتا ہے۔ آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں او رحمتِ خداوندی صاف متوجہ معلوم ہوتی ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی ہزاروں رحمتیں ہوں ایسی پرکیف اور اثر آفریں دعا اُمت کو سکھا گئے اور "بابِ رحمت" پر اس طرح دستک دینا بتا گئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى عِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ

---

[1] کنز العمال عن ابن عباسؓ۔ اس مقالہ کی اکثر ادعیہ کا ترجمہ مناجات مقبول سے ماخوذ ہے جو مولانا عبد الماجد دریا بادی کے ترجمہ و شرح کیساتھ شائع ہوئی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سب جانتے ہیں کہ ایک قوی اور غنی ذات، قادرِ مطلق، سلطان برحق، مالک الملک کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اس کی رحمت کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اپنی عجز و درماندگی اور اپنی بندگی و بیچارگی کے زیادہ سے زیادہ اور مؤثر سے مؤثر اظہار کی ضرورت ہوتی ہے اور اس اعتراف کی کہ ہم خاندانی و نسلی غلام، مملوک ابن مملوک اور اس درِ دولت اور آستانۂ شاہی کے قدیمی نمک خوار و پروردۂ نعمت ہیں جان و مال ہر چیز کے آپ مالک ہیں۔ کوئی چیز آپ کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ ایسی حالت میں آپ ہی رحم نہ فرمائیں گے اور آپ ہی خبر نہ لیں گے تو کون لے گا۔ دیکھئے کسی دعا کے لئے اس سے بہتر تمہید اور مقصد کی کشائش کیلئے اس سے بہتر کلید کیا ہو سکتی ہے؟

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ
وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ
فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ
اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ
بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ
اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ
اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ

ترجمہ:- اے اللہ میں بندہ ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے بندے کا اور بیٹا ہوں تیری بندی کا۔ ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں۔ نافذ ہے میرے بارے میں تیرا حکم اور عین عدل ہے۔ میرے باب میں تیرا فیصلہ میں تجھ سے اس ہر اسم کے واسطے سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا ہے یا اسے اپنی

اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ
قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ
وَذَھَابَ ھَمِّیْ [1]

مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے یا اپنے پاس اسے غیب ہی میں رہنے دیا ہے درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش اور میری تشویش کا دفعیہ۔

انسان کی ضروریات بے انتہا ہیں۔ ان میں انتخاب نہایت مشکل۔ ان سب کا سمیٹنا ناممکن۔ ایسی حالت میں انسان اپنی کیا ضرورت بیان کرے کیا نہ بیان کرے ہم اپنے ہی حال پر غور کریں کہ اگر عرض مدعا کا موقع آئے تو ہمیں کیسی پریشانی پیش آئے اور بعد میں کیسی کیسی حسرت ہو کہ ع

بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

لیکن دیکھئے پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی (بشرطیکہ وہ فطرتِ صحیحہ پر ہو) اور انسانی ضروریات کی کیسی جامع نمائندگی کی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ

ترجمہ:- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے پاکی ہے اللہ کی جو عرش عظیم کا مالک ہے سب تعریف اللہ کی ہے جو سارے

---

[1] طبرانی عن ابن مسعودؓ

www.abulhasanalinadwi.org

الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ[1]

جہانوں کا پروردگار ہے۔ میں تجھ سے وہ اعمال وخصائل مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والے ہیں اور مغفرت کے یقینی اسباب اور ہر نیکی کا مالِ غنیمت اور ہر معصیت سے حفاظت۔ کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے نہ کوئی تشویش جسے تو دور نہ فرما دے نہ کوئی ایسی ضرورت جو تیری مرضی کے مطابق ہے جس کو پورا نہ فرمادے اے ارحم الراحمین

ایک دوسری دعا میں فرماتے ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَ اَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً

ترجمہ:- اے اللہ میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا درست رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے اور زندگی کو میرے

[1] ترمذی وابن ماجہ عن عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ

لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ[2]

حق میں ہر بھلائی میں ترقی اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے امن بنا دے۔

انسان لطف ومسرّت کا کتنا حریص ہے۔ لیکن اس کی نگاہ محدود اور کوتاہ وہ فانی لذّت کا جویا اور ختم ہو جانے والی مسرّت کا طالب ہے۔ آپ دعا فرماتے ہیں اور دعا ہی دعا میں اس نکتہ کی تعلیم دے جاتے ہیں کہ اصل مانگنے کی چیز غیر فانی عیش اور غیر مختتم مسرت ہے اور اصل مطلوب شے دوسری زندگی کی راحت اور دیدار الٰہی کی لذّت ہے!

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ[3]

ترجمہ:- اے اللہ تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکم (تکوینی) پر رضامند رہنا اور موت کے بعد خوش عیشی اور تیرے دیدار کی لذّت اور تیری دید کا شوق۔

ایمان کی دولت کے بعد اخلاق حسنہ بڑی نعمت ہیں۔ جس نے اپنے متعلق خبر دی ہے کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق "میری بعثت کی (ایک اہم) غرض

[2] مسلم عن ابی ہریرہؓ [3] مستدرک عن عامرؓ بن یاسر

www.abulhasanalinadwi.org

مکارم اخلاق کی تکمیل ہے"۔ وہ مکارم اخلاق کی اہمیت کیسے محسوس نہ کرے گا اور اس کی باریکیوں اور نزاکتوں پر اس کی نظر کیسے نہ ہوگی؟ ماثور دعاؤں کا ایک بڑا حصّہ اخلاق وصفات حسنہ سے متعلق ہے۔ اور ان دعاؤں میں ایسی اخلاقی حقیقتیں اور ایسی نفسیاتی نکتے بیان کیے گئے ہیں جو علمائے اخلاق و علم النفس کے لئے مستقل موضوع مطالعہ ہیں۔

پہلے تو آپؐ کی ایک جامع دعا پڑھئے۔ پھر مختلف اخلاق انسانی پر ادعیہ ماثورہ کا مطالعہ کیجئے۔ تہجد کی ایک دعا میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِی لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِی سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِی سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی توفیق و رہنمائی فرما بہترین اعمال و اخلاق کی توفیق و رہنمائی تو ہی فرما سکتا ہے اور مجھے برے اعمال و اخلاق سے بچا۔ برے اعمال و اخلاق سے تو ہی بچا سکتا ہے۔

آئینہ دیکھ کر انسان کو اپنے اعضاء کے تناسب اور "احسن تقویم" کی صداقت کا احساس ہوتا ہے اس موقع پر بھی اخلاق کی اہمیت کا احساس دلایا گیا ہے۔ اور حسن صورت کے ساتھ حسن سیرت کی دعا کی تعلیم دی گئی ہے کہ ان دونوں

---

[1] النسائی عن جابرؓ

کی جامعیت کے ساتھ انسان خلیفۃ اللہ ہے۔ آئینہ دیکھ کر ارشاد ہوتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی [2]

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور تعریف ہے۔ اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کر دے۔

کامل زندگی اور "حیات طیبہ" کی تکمیل ایمان۔ صحت اور حسن اخلاق کے مجموعہ سے ہوتی ہے۔ ایک دعا میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِی اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِی حُسْنِ خُلُقٍ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ۔

ایک دوسری دعا میں ہے:۔

وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِیْمًا [4]

ترجمہ:۔ تجھ سے مانگتا سچی زبان اور قلب سلیم اور اخلاق صحیح۔

اخلاق کی ان عمومی اور اجمالی دعاؤں کے ساتھ بعض ایسے محاسن اخلاق کی دعا کی گئی ہے (اور اس کے ذریعہ اُمّت کو ان کی اہمیت اور اہتمام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے) جو بڑے لطیف اور باریک بین اور کمال اخلاق کے لئے

---

[2] مسند احمد بن ام سلمہؓ [3] مستدرک حاکم عن ابی ہریرہؓ
[4] ترمذی عن شداد بن اوسؓ

www.abulhasanalinadwi.org

معیار کا درجہ رکھتے ہیں۔ تکمیل ایمان اور کمال انسانیت و شرافت و تقویٰ کی ایک علامت یہ ہے کہ خدا کے عاجز و مسکین بندوں سے محبت ہو۔ اہلِ دولت و قوت کی توقیر اور ان سے محبت کرنے والے تو عام ہیں مگر فقراء و مساکین سے محبت کرنے والے بہت کمیاب ہیں۔ یہ اخلاق کا اعلیٰ درجہ ہے اور محض توفیق الٰہی پر منحصر ہے۔ ایک دعا میں ارشاد ہوتا ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ [1]

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور غریبوں کے ساتھ محبت کی۔

دنیا میں رواج دوسروں کو چھوٹا اور اپنے کو بڑا سمجھنے کا ہے اس مرض سے صرف وہی برگزیدہ نفوس بچ سکتے ہیں جن کا تزکیہ ہو چکا ہو اور ان پر فضلِ الٰہی ہو۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو بہت کم نفوس ان خود پرستی و خود بینی سے بچتے ہیں۔ ع

ہوس سینے میں چھپ چھپ کر بنا لیتی ہے تصویریں

اس لئے اہتمام سے دعا کی ضرورت ہے۔ کہ یہ مرض مشکل سے نظر آتا ہے اور مشکل سے اس سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ سید المخلصین خود اپنے حق میں اس طرح دعا فرماتے ہیں اور گویا امت کو تعلیم دیتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ

ترجمہ:- اے اللہ مجھے بڑا صبر کرنے والا بنا دے اور

[1] مستدرک حاکم عن ثوبان رضؓ

شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا

مجھے بڑا شکر کرنے والا بنا دے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنا دے اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔

ظاہر و باطن کی مطابقت اور دونوں کا جمال و صلاح نعمتِ خداوندی ہے اور وہ دولت خاص ہے جس کے لئے اہتمام سے دعا کی ضرورت ہے معلمِ اخلاق فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً [2]

ترجمہ:- اے میرے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو صالح بنا دے۔

اس کی مزید تفصیل اس دعا میں ملاحظہ فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ

ترجمہ:- اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے تجھ پر روشن ہیں آنکھوں کی چوریاں بھی

[2] کنز العمال عن بریدہ رضؓ [3] ترمذی عن عمر رضؓ

www.abulhasanalinadwi.org

الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ[1]

اور دل جو کچھ چھپائے رکھتے ہیں۔

پیغمبرِ انسانیت نے دعا میں انسانوں کی طرف سے انسانی ضروریات کی بھی ایسی مکمل نیابت کی ہے۔ کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کو ہر زماں ومکان میں ان دعاؤں میں اپنے دل کی ترجمانی، اپنے حالات کی نمائندگی اور اپنے اطمینان کا سامان ملے گا۔ اور بہت سی وہ ضرورتیں ملیں گی جن کی طرف آسانی سے ہر ایک انسان کا ذہن جانا مشکل ہے مثال کے طور پر حسبِ ذیل دعا پڑھئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِىْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ

ترجمہ:- اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور مستقل قیام کی جگہ میں برے پڑوسی سے (اس لئے کہ صحرا کا ساتھی منتقل

---

[1] یہ جملہ اُمّت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو دعا کریں۔

وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَمِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ[2]

ہوجاتا ہے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے طعنہ سے اور بھوک سے کہ وہ بُری ہم خواب ہے اور خیانت سے کہ وہ بری ہم راز ہے اور اس سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا فتنہ میں پڑ کر دین سے الگ ہوجائیں اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی اور برے دن سے اور بری رات سے اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے۔

رزق کس کو مطلوب نہیں مگر کتنے آدمیوں کی اس حقیقت پر نظر ہے کہ فراخ روزی کی سب سے زیادہ ضرورت عمر کے اس مرحلہ میں ہے جب مشکلات وتنگی کا تحمل کم۔ محنت اور کسبِ معاش کی قوت مفقود اور قویٰ مضمحل ہوجاتے ہیں اور قدرتی طور پر راحت اور فراخ دستی کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔ معلمِ حکمت نے کیا حکمت کی بات فرمائی:-

---

[2] ترمذی عن ابی امامة وغیرہ

www.abulhasanalinadwi.org

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي ۔[3]

ترجمہ :- اے اللہ میری سب سے زیادہ کشادہ روزی میرے بڑھاپے اور خاتمے کے وقت کر۔

صرف رزق ہی پر اکتفا نہیں۔ عمر کا یہ آخری حصّہ ہر اعتبار سے بہتر اور کامیاب تر ہونا چاہیئے ۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

وَاجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ وَ خَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِي يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيهِ ۔[4]

ترجمہ :- میری عمر کا بہترین حصہ اسکا آخری حصّہ کرنا اور میرا بہترین عمل میرا آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جس میں تجھ سے ملوں۔

نعمت و مسرّت بڑی مسرّت کی چیز ہے لیکن جو نعمت و مسرّت بے گمان وگمان اور اچانک ملے ۔ اس کی مسرّت ہی کچھ اور ہے ۔ اسی طرح مصیبت اگر ایک بار پناہ مانگنے کی چیز ہے تو جو مصیبت اچانک اور ناگہاں پیش آئے وہ سو بار پناہ مانگنے کی چیز ہے جن لوگوں کو کبھی اس سے سابقہ پڑا ہے وہ اس کی چوٹ کو جانتے ہیں ۔ لیکن کتنے آدمیوں کو اس سے پناہ مانگنے کا خیال اور توفیق ہوتی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو بھی اپنی جامع ومانع دعاؤں میں فراموش نہیں فرمایا ۔ اوّل الذکر کی دعا کی

[3] مستدرک عن عائشہ رض [4] طبرانی عن انس رض

اور ثانی الذکر سے پناہ مانگی ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ ۔[1]

ترجمہ :- اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع اور ناگہانی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اسی طرح عیش و فراخی اور خوشی و خرمی کے بعد فقر و فاقہ اور تنگ دستی و پریشان حالی پناہ مانگنے کی چیز اور ایک بڑی ابتلا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کے ساتھ اس سے پناہ مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ۔[2]

ترجمہ :- اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھٹ جانے سے اور تیری سلامتی کے ہٹ جانے سے اور تیرے انتقام کی ناگہانی سے۔

درازئ عمر ہمیشہ سے انسانوں کی خواہش رہی ہے اور لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں ۔ لیکن ایسی عمر کہ قوئ جواب دے جائیں اور انسان مفلوج و معذور اور دوسروں کا دست نگر ہو کر رہ جائے ۔ اللہ سے پناہ مانگنے کی چیز ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ

ترجمہ :- اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور

[1] کتاب الاذکار للنووی عن انس رض [2] مسلم وابو داؤد عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رض

www.abulhasanalinadwi.org

وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ ... وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ ۔

سستی سے اور بزدلی سے اور انتہائی کبرسنی سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں۔

لوگ دولت ورزق کو منتہیٰ سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ نفسِ حریص کے ساتھ دولت ورزق کی بڑی سے بڑی مقدار نا کافی ہے۔ وہ نفس جو کبھی قانع و آسودہ نہ ہو۔ انسان اور تمام دنیا کے لئے ایک بلا ہے۔ حکیمِ ربّانی نے اس سے پناہ مانگی ہے اور ہمیں اس سے پناہ مانگنے کی تلقین کی ہے اسی طرح علم جو انسان میں خشیت وتقویٰ نہ پیدا کرے اور لوگ اس سے کچھ فیض نہ پائیں۔ نیز وہ دل بیباک بھی جو خدا کے خوف سے خالی ہو پناہ مانگنے کی چیزیں ہیں کہ انھوں نے انسان کے ساتھ وہ کیا ہے جو دشمن بھی نہیں کرتا۔ ایک ہی دعا میں ان کو جمع فرمایا جاتا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ۔[2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ایسے دل سے جو ڈرنا نہ جانے اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو آسودہ ہونا نہ جانے اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے میں تجھ سے ان چاروں (بلاؤں) سے پناہ چاہتا ہوں۔

---

[2] ترمذی ونسائی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضؓ

انسان کی بنیادی اور واقعی ضرورتوں میں سے جیسے فراخ روزی ہے ویسے ہی وسیع گھر ہے۔ کسی زمانے میں بھی اس کی اہمیّت کم نہ ہوئی اور اس زمانے میں تو اس کی اہمیّت بہت بڑھ گئی ہے اور وہ زندگی کا اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی نظر کے سامنے رہے کہ اصل مسئلہ گھر کا وسیع ہونا نہیں ہے اصل مسئلہ گھر کا کافی ہونا اور اس میں وسعت محسوس کرنا ہے اگر وسعت کا احساس نہیں ہے تو وسیع سے وسیع گھر حوصلہ مند کے لئے تنگ اور ناکافی معلوم ہوگا اور یہی احساسِ حقارت و عدم کفایت اس زمانے میں تمدن اور اقتصادی نظام کے لئے ایک لاینحل مسئلہ بن گیا ہے۔ پیغمبرِ حکیمؐ فراخ روزی اور وسیع گھر کے بجائے اس کی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق میں فراخی اور گھر میں وسعت عطا فرمائے۔ دونوں میں جو فرق ہے وہ نگاہِ نکتہ شناس سے مخفی نہ ہوگا۔ ارشاد ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور مجھے میرے رزق میں برکت دے۔

سفر زندگی کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ مسلمان کا کوئی اہم قدم اور اہم حرکت بھی دعا اور خیر طلبی سے خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ سفر تو ایسا اقدام ہے جس کے لئے بہت زیادہ خیر طلبی اور دعا کی ضرورت ہے۔ مسافر گھر اور گھر والوں کو چھوڑتا ہے۔ طویل سفر، نئے مقامات، نئے لوگوں سے اس کو سابقہ پڑتا ہے۔ ایک مدّت

---

[1] نسائی عن ابو موسیٰ الاشعری

تک اپنے گھر اور گھر والوں سے جدا رہتا ہے۔ اس کا دل فکروں اور تمناؤں سے معمور رہتا ہے۔ پیچھے کی فکر۔ آگے کی تمنّا۔ سفر کا اہتمام۔ راستہ کا تکان۔ منزل کی دوری۔ مقاصد کی فکر اس کے دل اور دماغ کو مشغول رکھتی ہے۔ ان میں سے ہر مرحلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی اعانت اور حفاظت کی ضرورت ہے دیکھئے اس مختصر دعا میں کس طرح ان سب ضروریات و احساسات کی نمائندگی کی گئی ہے بڑے غور و فکر اور اعلیٰ ذہانت سے بھی اس سے زیادہ جامع دعا ترتیب دینی مشکل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور زمین کا فاصلہ طے کر دے اے اللہ تو سفر میں رفیق اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ میں سفر کی مشقت، ناگوار منزل اور مال و اہل میں واپسی سے پناہ چاہتا ہوں۔

[1] مسلم، ترمذی، ابو داؤد۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض

لیکن صرف سفر ہی اہتمام اور دعا کا مستحق نہیں۔ جس نئی بستی میں انسان داخل ہو وہاں کی خیر طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلعم جب کبھی کسی نئی بستی میں داخل ہوتے تھے تو تین مرتبہ فرماتے تھے :۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا (اے اللہ ہمیں اس کا رزق عطا فرما) مسافر کو (اور پھر جب مسافر داعی اور صاحبِ پیغام بھی ہو) خاص طور پر اس کی ضرورت ہے کہ اس کو بستی کے سب رہنے والوں کی محبت حاصل ہو تاکہ وہ پوری راحت پائے اور اس کا پیغام سب کے دل میں گھر کر لے لیکن ایک صاحبِ عقیدہ اور دین دار مسلمان کو اپنے دین و اعتقاد کی رُو سے انہی کی محبّت کو اپنے دل میں جگہ دینی چاہیئے، جو اہل صلاح اور اہل دین ہوں۔ اس لئے اسی دعا میں فرمایا گیا۔

وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمیں اس کے رہنے والوں کی نگاہ میں محبوب کر دے اور اس کے باشندوں میں سے جو نیک لوگ ہوں۔ ان کو ہماری نگاہ میں محبوب بنا دے۔

صرف سفر یا کوئی اہم منزل ہی اس کی مستحق نہیں کہ مومن اس کے لئے دعا کرے۔ اور اپنے مالک سے خیر طلب کرے۔ زندگی کا ہر نیا دن اور ہر نئی

[2] جمع الفوائد عن ابی مالک رض

www.abulhasanalinadwi.org

رات اس کی مستحق ہے کہ بندہ اس دن کے خیر کی طلب اور اس دن یا رات کے شر سے پناہ مانگے اور اس کی دعا کرے کہ اس دن یا رات کی برکتوں اور نورانیتوں اور کامیابیوں سے اس کو حصّہ وافر ملے اور اس کی شہادت دے کہ ملک اللہ کا ہے ہر تغیر اور ہر تجدد کے موقع پر اس حقیقت کا استحضار کرے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ شام کو یہ دعا فرماتے تھے۔

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ؎

ترجمہ:- یہ شام اس حالت میں ہو رہی ہے کہ ہم اور یہ ساری کائنات اللہ کی سلطنت ہے سب تعریف اسی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی سلطنت ہے اسی کی تعریف ہے اور وہی ہر چیز پہ قادر ہے۔ میرے پروردگار میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد کی رات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ پروردگار تیری پناہ سستی سے اور کبر سنی کی برائی سے۔ تیری پناہ جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اسی طرح صبح کو الفاظ کے

تغیر کے ساتھ یوں فرماتے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الملک للہ .... الخ ایک دوسری حدیث میں صبح کے وقت ان الفاظ کی تعلیم دی گئی ہے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ ؎

ترجمہ:- صبح اس حالت میں ہوئی کہ ہم اور سارا عالم اللہ کی سلطنت ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی خیر و فتح و نصرت، نور و برکت و ہدایت مانگتا ہوں اور اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

لیکن سب سے زیادہ ڈرنے اور پناہ مانگنے کی چیز اپنے نفس کا شر ہے۔ اور اپنا شر ہے دنیا میں بڑی بڑی تباہیاں انسان ہی کے شر سے آئی ہیں اور دین و دنیا کا نقصان اسی "شر نفس" کا نتیجہ ہے۔ آپؐ نے بار بار اس سے پناہ مانگی ہے صبح کی دعاؤں میں ہے:-

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ

ترجمہ:- اے اللہ آسمانوں اور زمینوں کے خالق غیب و شہود کے جاننے والے! تو ہر چیز کا مالک ہے اور فرشتے بھی شاہد

؎۳ مسلم، ترمذی، ابوداؤد۔ عن ابن مسعودؓ

www.abulhasanalinadwi.org

أَنَّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَاِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَشِرْكِهٖ، وَاَنْ نَقْتَرِفَ سُوْءً اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ [1]

دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم تجھ سے اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور شیطان رجیم کے شر اور شرکت سے پناہ چاہتے ہیں۔ اور اس سے کہ ہم اپنے حق میں کسی شر کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان تک پہنچائیں۔

ایک دوسری دعا کے الفاظ ہیں :۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاَعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ [2]

ترجمہ :۔ اے اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ اور مجھے میرے امور کے اصلاح کی ہمّت دے۔

ایک دوسری دعا کے الفاظ ہیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى

ترجمہ :۔ اے حیّ اے قیوم میں تیری رحمت کے واسطہ سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے حال کو درست کردے

---

[1] جمع الفوائد۔ عن ابی مالک رضؓ [2] ابوداؤد عن ابن عمر رضؓ

نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ [3]

اور مجھے ایک لمحہ کیلئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کر۔

اس شر سے اور معصیت سے پناہ اور حفاظت کیلئے سب سے بڑا حصار خشیتِ الٰہی ہے اس طرح مصائب کے اثر کو کم کرنے والی چیز صرف یقین ہے چنانچہ فرمایا گیا۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا [4]

ترجمہ :۔ اے اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصّہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت سے اتنا حصّہ عطا کر کہ تو ہمیں اس کے ذریعہ سے جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اتنا حصّہ دے کہ اس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔

ان شرور و معاصی کا سرچشمہ اور ان کا ایک اہم اور قوی سبب دنیا کی محبت اور اس کا مقصود اعظم ہونا ہے۔ حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ مزاج و مذاق نبوی یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ (اے اللہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے) وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ۔ اسی دعا

---

[3] ترمذی عن انس رضؓ [4] ترمذی عن ابن عمر رضؓ

www.abulhasanalinadwi.org

کے آخر میں فرمایا گیا ہے:۔

وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ۔

ترجمہ:۔ اور دنیا کو نہ ہمارا مقصود اعظم بنا، اور نہ ہمارے معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزل مقصود اور ہم پر اس کو حاکم نہ کر جو ہم پر نامہربان ہو۔

دین کو جو چیز آسان، مرغوب و محبوب بناتی ہے اور معصیتوں سے طبعی نفرت پیدا کرتی ہے۔ دنیا کی محبت کو ریشہ ریشہ سے نکالتی اور اس کی بڑی سے بڑی عظمت کو دل و نگاہ سے گراتی۔ بڑے بڑے امتحانوں میں قدم کو جماتی اور دل کو تھامتی ہے وہ حقیقی محبت الٰہی ہے۔ جس کا دل اس محبت کی لذت آشنا ہو گیا اس کے دل کو نہ کوئی جلال مرعوب کر سکا، نہ کوئی جمال مسحور کر سکا ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو — عجب چیز ہے لذت آشنائی

ضابطہ کا تعلق یا قانونی اطاعت اس محبت کا قائم مقام نہیں ہو سکتا کہ ضابطہ چور دروازے بھی پیدا کر لیتا ہے۔ تاویلیں اور قانونی موشگافیاں بھی جانتا ہے اکتاتا بھی ہے۔ تھک بھی جاتا ہے۔ لیکن محبت تاویل سے نا آشنا اور تکان اور اکتاہٹ سے بیگانہ ہے۔ کہ وہ زخم بھی ہے اور مرہم بھی۔ راہ بھی ہے اور منزل بھی۔

عاشقاں راخستگی راہ نیست — عشق خود راہ است وہم خود منزل است

۱؎ ترمذی۔ نسائی عن ابن عمرؓ

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اہتمام سے اس محبت الٰہی کی دعا فرمائی ہے۔ ایک دعا کے الفاظ ہیں:۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کر دے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر۔

ایک دوسری دعا کے الفاظ ہیں:۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ أَخْوَفَ الْأَشْيَاءِ عِنْدِي وَاقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ إِلَى لِقَائِكَ وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَأَقْرِرْ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر اور اپنے ڈر کو میرے لئے تمام چیزوں سے خوفناک تر بنا دے اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق دے کر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کر دے اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ۔

۲؎ ترمذی، عن ابی الدرداء عن معاذ ۳؎ کنز العمال عن ابی بن مالکؓ

www.abulhasanalinadwi.org

ایک اور دعا کے الفاظ ہیں :-

اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ
فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِیْ فِیْمَا تُحِبُّ ۔
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ
مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ ۔
اَللّٰھُمَّ فَکَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ
فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِیْ فِیْمَا تُحِبُّ ،

ترجمہ :- اے اللہ مجھے اپنی محبّت نصیب کر اور اس شخص کی بھی محبّت جس کی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو ۔ یا اللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا جو مجھے پسند ہے اسے میرا معین بھی اس کام میں بنا دے جو تجھے پسند ہے اے اللہ تو نے جو دور رکھا ہے مجھ سے ان چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں تو اسے میرے حق میں ان چیزوں کے لئے موجبِ فراغ بنا دے جو تجھے پسند ہیں ۔

لیکن یہ محبّت، یہ اطاعت، یہ توفیقِ عبادت، یہ ذکر و شکر کی دولت سب اس کی اعانت و عنایت پر منحصر ہے ۔ اس لئے محبوبؐ خدا نے اپنے ایک محبوب صحابی کو پُر محبّت الفاظ میں تاکید فرمائی :-

---

۱ ترمذی، عبداللہ بن یزید الانصاری

یَا مَعَاذُ وَاللہِ لَاُحِبُّکَ . اُوْصِیْکَ
یَا مَعَاذُ لَا تَدَعُھُنَّ فِیْ کُلِّ صَلَاۃٍ
اَنْ تَقُوْلَ، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی
ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ :- اے معاذ ! واللہ مجھے تم سے محبّت ہے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ یہ دعا کسی نماز میں ترک نہ ہو ۔ کہ اے اللہ میری اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر مدد فرما ۔

یہ ہیں حدیث کی وہ دعائیں جن میں نبوت کا نور و یقین انبیاء کا علم و حکمت اور اس معرفت و محبّت کی پوری تجلیات ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت اور سید الانبیاء علیہ السلام کا امتیاز خاص ہے ۔ جس طرح چہرۂ نبوی پر نظر پڑتے ہی عبداللہ بن سلام کی طبع سلیم نے شہادت دی تھی ۔ وَاللہِ ھٰذَا لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ (بخدا یہ کسی دروغگو کا چہرہ نہیں ہو سکتا) اسی طرح ان دعاؤں کو پڑھ کر قلب سلیم شہادت دیتا ہے کہ یہ نبی معصوم کے سوا کا کلام نہیں ہو سکتا ۔

عارف رومیؒ نے دونوں کے متعلق شہادت دی ہے ۔

در دل ہر کس کہ دانش را مزہ است
رُو و آوازِ پیمبر معجزہ است

کمالاتِ نبوت اور علم نبوت کی معرفت و شناخت کے لئے جس طرح سیرت کے ابواب اور اعمال و اخلاق و عبادات ہیں ۔ اسی طرح

---

۲ ابو داؤد، والنسائی ۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۔

www.abulhasanalinadwi.org

ایک دلیل نبوت اور معجزۂ نبوی یہ ادعیۂ ماثورہ ہیں۔

کتنی خوش قسمت ہے وہ اُمّت جس کو نبوت کی وراثت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں دین و دنیا کا خزانہ اور غیب کی نعمتوں اور دولتوں کی یہ کنجیاں ملیں اور کتنی بد قسمتی اور پست ہمتی ہے اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

۳؎ یہاں یہ بات بے تکلف زبان قلم پر آتی ہے کہ منکرین حدیث کی بہت سی محرومیوں میں سے ایک بڑی محرومی یہ بھی ہے کہ وہ ان مسنون دعاؤں اور الفاظ نبوی سے محروم ہیں جو حدیث میں وارد ہوتے ہیں۔ حدیث کی صحت و ثبوت میں ان کو جو شبہات ہیں وہ قدرتی طور پر اس بیش بہا ذخیرہ سے فائدہ اٹھانے اور اس کو دعا و اظہار مدعا کا ذریعہ بنانے سے مانع ہیں "وکفیٰ بہ عقابا"

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	١	ذُکَر	ذِکْر
٧	١	یہ فارسی شعر رہ گیا ہے:	بسنہ آید ز درت بگریختہ آبروئے خود بعصیاں ریختہ
٧	٤	مشورہ	نزدہ
٨	١	یتوفّیکم	یتوفّٰکم
٨	٣	لِلَّذِیْنَ	لِلدِّیْنِ
٩	٧	المؤمنون ٦٦	المؤمن ع ٦
١٢	١٣	عافیتک	عَافِیَتَکَ
١٤	٦	المتجیر	المستجیر
١٤	١٢	رُتبتہٗ	رقبتہٗ
١٥	١٤	وتزعم	وترغم
١٥	٤	برا مہربان نہایت رحم کرنے والا	بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا
٢٠	٨	لاحسن	لِاَحْسَنِ
٢٣	٩	ظاہر کو میرے باطن سے	باطن کو میرے ظاہر سے
٢٤	١٥	وغلبۃ العدوّ	....وغلبۃ العدوّ
٢٥	٦	من یوم السّوء	مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ
٢٨	١٤	ھواولاء الاربع	ھٰؤلاء الاربع

www.abulhasanalinadwi.org

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۱۴	برے رزق میں	میرے رزق میں
۳۰	۱۷	مال و اہل میں	مال و اہل میں بری
۳۱	۱۱	وَحَبِبْنَا	وَحَبِّبْنَا
۳۲	۱۸	اور قبر کے عذاب	... اور قبر کے عذاب
۳۲	۱۹	سے اسی طرح صبح کو...	اسی طرح ... (یہاں نیا پیراگراف ہے)
۳۳	۳	صبحنا	أصْبَحْنَا
۳۴	۱۰	و یکلنی	وَلَا تَكِلْنِي
۳۵	۱۶	حب الدنیا راس خطیئة	حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ
۳۷	۱۲	من عبادتک	مِنْ عِبَادَتِكَ
۳۸	۲	اللهم وملہ ویت...	دعا کی یہ دو سطریں اگلی چار سطروں کے بعد پڑھیں جو دعا کی ابتدا اللهم ارزقنی سے ہوتی ہے۔
۳۹	۱	یا معاذ و الله لاحبک	یَا مُعَاذُ، وَاللهِ لَأُحِبُّكَ

نوٹ: "صحت نامہ" کا وجود ادارے کی ایک واضح کوتاہی ہے جس کے لئے کوئی معقول عذر موجود نہیں۔ آئندہ ان شاء اللہ ادارہ اس قسم کی کوتاہیوں سے بچنے کی حتے الوسع کوشش کریگا۔

جامعہ اسلامیہ

(ایک منفرد دینی درسگاہ)

- ★ ۔۔۔۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ میٹرک تک جملہ نصاب
- ★ ۔۔۔۔ بی، اے پاس طلبہ کو ۲ دو سال کی مدّت میں عربی زبان اور مکمل دینی نصاب سکھانے کا پروگرام
- ★ ۔۔۔۔ حفظ و ناظرہ قرآن مجید
- ★ ۔۔۔۔ شبینہ عربی کلاسیں

درس نظامی کے فاضل اساتذہ کے علاوہ میٹرک کے نصاب کیلئے ایم اے، بی، ٹی اور انٹر سائنس اساتذہ۔

دارالاقامہ کا مناسب انتظام۔

تفصیلات کے لئے ۳۰ پیسے کے ٹکٹ بھیجئے۔

جامعہ اسلامیہ۔ شارع عدلیہ حیدرآباد سندھ

www.abulhasanalinadwi.org